مطبوعات

المنقذ من الضلال (عربی ایڈیشن) تالیف: امام ابوحامد محمد الغزالی۔ شائع کردہ: محکمہ اوقاف پنجاب۔ قیمت تین روپے پچاس پیسے۔

"المنقذ من الضلال" امام غزالیؒ کی نہایت مشہور اور اہم تالیف ہے۔ امام موصوف کی فکری زندگی کا آغاز فلسفہ و کلام اور باطنیہ کے افکار کے مطالعہ سے ہوا۔ ان افکار نے اُن کے ذہن کو تو ایک حد تک مطمئن رکھا لیکن ان کی رُوح غیر مطمئن رہی۔ اور چھ ماہ کا عرصہ تو انہوں نے شدید نفسیاتی کشمکش میں گزارا۔ ایک طرف انہیں دنیوی شان و شوکت حاصل تھی اور دوسری طرف اُن کا دل یہ گواہی دے رہا تھا کہ یہ ریاکارانہ زندگی آخرت میں رُوسیاہی کا باعث ہوگی۔ رُوح کی اس تشنگی اور بیقراری سے بے تاب ہوکر امام موصوف نے دنیاوی جاہ و جلال اور بغداد کی رونق افروز علمی مجلسوں کو تج دیا اور معرفتِ حق اور جوہرِ حقیقت کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ اور آخرکار معرفتِ حق اور روحانی جلا سے ہمکنار ہوئے۔ "المنقذ من الضلال" اسی جستجو کا حاصل ہے۔ شرعی اور عقلی علوم سے انہیں جو کچھ حاصل ہوا اس کے بارے میں وہ خود لکھتے ہیں کہ انہیں تین چیزیں حاصل ہو چکی تھیں: اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان، نبوّت پر پختہ ایمان اور آخرت پر پختہ ایمان۔ لیکن ان بنیادی عقائد پر کامل یقین کے بعد انہیں اب اس چیز کی تلاش تھی جو ان عقائد کو ان کی زندگی پر اس درجہ غالب کر دے کہ زندگی کی راحت و مسرت کا اصل معیار یہ عقائد ہوں نہ کہ دوسرے پیمانے۔ یہ چیز جسے معرفتِ حق، محبّتِ الٰہی اور تعلق باللہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے کتابوں اور مباحثوں سے نہ مل سکتی تھی، بلکہ اس کا تعلق ذوق اور سلوک سے تھا۔ ایسا ذوق اور سلوک جو قلب و روح کو جلا بخشے۔ اور انہیں عشقِ الٰہی سے سیراب کرے۔ اس ساری داستان کو موصوف نے "المنقذ من الضلال" میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب آج تک اہلِ ذوق اور رہ سپارانِ جادۂ حق کے لیے مشعلِ ہدایت بنی رہی ہے۔

المنقذ کا عرب ممالک میں نہایت اعلیٰ اور معیاری عربی ایڈیشن چھپ چکا ہے۔ مگر پاکستان کے اہلِ علم حضرات کو شاید وہ آسانی سے فراہم نہ ہو سکتا ہو۔ محکمۂ اوقاف نے پاکستان میں طبع کرا کر اس خیر کو عام کرنے کا قابلِ قدر کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ محکمۂ اوقاف کے جناب ڈاکٹر رشید جالندھری صاحب نے تصیح کا کام سرانجام دیا ہے۔ اور جگہ جگہ حواشی بھی لکھے ہیں۔ ایک مختصر مقدمہ بھی تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ امام غزالیؒ نے المنقذ میں جو کچھ بیان کیا ہے اس میں اور سینٹ اوغسطین کے اعترافات اور ٹالسٹائی کے افکار میں بعض پہلوؤں سے مماثلت پائی جاتی ہے۔ اس مختصر سے مقدمے میں ڈاکٹر صاحب کو یہ بحث چھیڑ دینا قاری کو الجھن میں ڈال سکتا ہے۔ اگر امام غزالیؒ کا مذکورہ دونوں شخصیتوں سے ریعاتی پہلوؤں سے موازنہ درکار تھا تو اس پر بھرپور بحث کی جانی چاہیے تھی۔

حدیثِ رسولؐ کا تشریعی مقام | تالیف: ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی مرحوم۔ ترجمہ: پروفیسر غلام احمد حریری۔
ناشر: ملک برادرز کارخانہ بازار لائل پور۔ صفحات ۶۴۰۔ قیمت -/۱۵ روپے۔ کتابت، طباعت آفسٹ

حدیثِ رسولؐ کا تشریعی مقام، ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی مرحوم کی عربی کتاب "السنۃ ومکانتہا فی التشریع الاسلامی" کا اردو ترجمہ ہے۔ موصوف دنیائے اسلام کی اُن معدودے چند شخصیات میں سے ایک ہیں جنہیں دورِ جدید میں مخالفینِ اسلام ــ مستشرقین اور ان کے مقلدین ــ کی مذموم مساعی کا سدِّباب کرنے کی سعادت ملی۔ یہ حقیقت ہے کہ مشرق و مغرب کے تمام باطل پرست اور اباحیت پسند اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ اسلام کی تعلیمات کو مسخ کرنے کی کوئی صورت اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ ارشاداتِ رسول کو بے اصل یا کم از کم مشتبہ نہ بنا ڈالا جائے۔ چنانچہ اس کارِ تشکیک کو انجام دینے کے لیے کبھی احادیث کا انکار یہ کہہ کر کیا گیا کہ یہ خلافِ عقل ہیں کبھی انہیں ترقی کی راہ کا روڑا سمجھ کر مسترد کر دیا گیا۔ اور کبھی تحقیق کے نام پر تحریف و تنسیخ کا کھیل کھیلا گیا۔ اس کام میں نام نہاد مسلم مفکرین علاؤ علیائی اور یہودی مستشرقین بھی پیش پیش ہیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں سباعی مرحوم نے انہیں مستشرقین اور ان کے متبعین کی خوب خبر لی ہے۔ اور حدیثِ رسولؐ کا کامیابی کے ساتھ دفاع کیا ہے۔ کتاب کے تین ابواب ہیں۔ پہلے باب میں سُنت کا معنی و مفہوم، وضعِ حدیث کے اسباب و محرکات اور اس کی تردید و مذمت میں علماء کی مساعی کی

تفصیل ملتی ہے۔ دوسرے باب میں حدیثِ نبوی پر قدیم و جدید معترضین کے اعتراضات کا جائزہ لیا گیا ہے اور تحقیق کے خوب جوہر دکھائے گئے ہیں۔ کتاب کا یہ حصہ سب سے زیادہ جاندار ہے اور تقریباً سوا تین سو صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ تیسرے باب میں قرآن و حدیث کا باہمی تعلق اور احکام قرآن و سنت کے نسخ سے متعلق بعض مباحث بالاختصار ملتے ہیں۔ آخر میں ائمہ اربعہ اور صحاح ستہ کے مؤلفین کے مختصر حالاتِ زندگی درج کیے گئے ہیں۔

کتاب کے اوّل و آخر میں کہیں بھی فصول و ابواب کی صفحہ وار فہرست نہیں دی گئی جس سے اخذ و استفادہ میں دشواری پیش آتی ہے۔

حدیثِ رسولؐ کا تشریعی مقام، بلاشبہ ان چند بہترین کتب میں سے ایک ہے جن میں حجّیتِ حدیث کا اثبات کرتے ہوئے مخالف حلقوں کے اعتراضات کا علمی جواب دیا گیا ہے۔ اور بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ تالیف اسلامی لٹریچر میں قابلِ قدر اضافہ ہے۔ جناب غلام احمد حریری کا اردو ترجمہ نہایت شگفتہ اور رواں ہے۔ اس پیش کش پر مصنف، مترجم اور ناشر سبھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

(بقیہ اشارات)

اسے ہماری بدقسمتی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ ہم جن نمائندوں کو اس غرض کے لیے منتخب کرتے ہیں کہ وہ قراردادِ مقاصد کی روشنی میں ملک اور قوم کو آگے بڑھائیں وہ اس متعین نصب العین کو نظر انداز کر کے بعض ایسے مقاصد کی تکمیل کے لیے ہاتھ پاؤں مارنا شروع کر دیتے ہیں جو اس نصب العین کی بالکل ضد ہیں۔ کیا اس طرزِ عمل کو کوئی باضمیر شخص پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے؟ تمام وہ ممالک جن میں جمہوری نظام رائج ہے وہاں عوامی نمائندے انتخابات کے ذریعے بدلتے رہتے ہیں لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی انتخاب میں کامیاب ہونے والے نمائندوں نے ان تصورات ہی پر تیشہ زنی کا عمل شروع کر دیا ہو جو ان ممالک اور قوموں کے